سوال

(32) مصافحہ بالتخصیص بعد نماز جمعہ یا عیدین کے غیر وقت ملاقات کے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مصافحہ بالتخصیص بعد نماز جمعہ یا عیدین کے غیر وقت ملاقات کے کرنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے اور محققین حنفیہ نے اس کو کیا لکھا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مصافحہ وقت لقا کے حضرت ﷺ اور اصحاب کرام سے ثابت ہے اور بالتخصیص بعد نماز جمعہ اور عیدیں کے بدعت ہے، کسی حدیث سے ثابت نہیں اور ائمہ دین سے بھی منقول نہیں، جیسا کہ شیخ ابن الحاج نے مدخل میں لکھا ہے۔ وموضع [1] المصافحۃ فی الشرع انما ھو عند لقاء مسلم لاخیہ لافی ادبار الصلوۃ فحیث وضعھا الشارع لایضعھا فینھی عن ذلک ولیز جرفا علہ لما اتی بہ خلاف السنۃ انتہی اور شیخ احمد بن علی رومی مجالس الابرار میں فرماتے ہیں، اما [2] المصافحۃ فی غیر حلال الملاقاۃ مثل کونہا عقیب صلوۃ الجمعۃ والعیدین کما ھو العادۃ فی زماننا والحدیث سکت عنہ فبقی بلا دلیل وقد تقرر فی موضعہ ان مالا دلیل علیہ فہو مردود ولا یجوز التقلید فیہ انتہی۔

اور شیخ عبد الحق نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ آنکہ بعضے مردم مصافحہ می کنند بعد از نماز عید یا بعد از جمعہ چیزے نیست، وبدعت است از جہت تخصیص وقت، اسی طرح ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ میں اور ابن عابدین نے رد المختار میں لکھا ہے۔

حررہ ابو الطیب محمد شمس الحق عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] مصافحہ کرنے کا مقام مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے کا وقت ہے نہ کہ نماز کے بعد اگر کوئی آدمی ایسے مقام پر مصافحہ کرے گا جہاں شارع نے نہیں بتایا تو اس کے فاعل کو روکا جائے کیونکہ اس نے سنت کے خلاف کیا ہے۔

[2] ملاقات کے وقت کے علاوہ اور کسی وقت مثلاً جمعہ یا عیدین کے بعد مصافحہ کرنا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عادت ہو چکی ہے۔ حدیث اس سے خاموش ہے اور اپنی جگہ پر یہ ثابت ہے کہ جس کام پر دلیل نہ ہو، وہ مردود ہے اور اس میں تقلید جائز نہیں ہے۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01